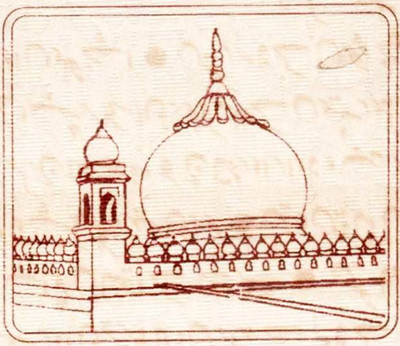

شاہ ابوالحسین احمد نوری

از

مولانا محمد ارشاد احمد صاحب مصباحی

شائع کردہ

رضا اکیڈمی ۔ ۲۶ کامبیکر اسٹریٹ ۔ ممبئی ۳

فون: ۳۷۰۲۲۹۶، فیکس: ۳۷۳۷۶۸۱

سن اشاعت ۱۴۲۲ھ سنہ ۲۰۰۱ء

سلسلہ اشاعت ۳۰۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نورِ جان و نورِ ایماں نورِ قبر و حشر دے
بوالحسین احمد نوری لقا کے واسطے

شاہ ابو الحسین احمد نوری

بفیض حضور مفتی اعظم حضرت علامہ شاہ محمد مصطفےٰ رضا قادری برکاتی نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

از

مولانا محمد ارشاد احمد صاحب مصباحی

حسب فرمائش ناشر مسلک اعلیحضرت جناب الحاج محمد سعید نوری صاحب مدظلہ العالی

بموقع ۹۸ واں سالہ عرس نوری

شائع کردہ

رضا اکیڈمی۔ ۲۶ کامبیکر اسٹریٹ ممبئی ۳

فون: ۳۷۰۲۲۹۶ فیکس: ۳۷۳۷۶۸۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سید شاہ ابوالحسین احمد نوری قدس سرہٗ

ولادت ۱۲۵۵ھ وفات ۱۳۲۴ھ

کمالات اسلاف کے عطر مجموعہ سراج العارفین سیدنا شاہ ابوالحسین احمد نوری قدس سرہٗ حضرت سیدنا خاتم الاکابر شاہ آل رسول احمدی قدس سرہٗ کے نبیرہ اور حضرت سید شاہ ظہور حسن صاحب علیہ الرحمہ کے صاحبزادے تھے۔ آپ کی ولادت مبارکہ ۱۹ر شوال المکرّم ۱۲۵۵ھ مطابق ۲۶ر دسمبر ۱۸۳۹ء بروز پنجشنبہ ہوئی۔ تاریخی نام مظہر علی اور لقب میاں صاحب تھا۔ آپ کی ذات کریم دفتر کمالات میں شروع ہی سے انتخاب تھی اسی لئے اکابرین کے مرکز توجہ رہے۔ گیارہ سال کی عمر شریف میں ریاضت اور مجاہدے کی سنگلاخ زمین آپ کی قوت عمل کا مرکز بنیں اور بہت جلد آپ کی ہدف تک رسائی ہوگئی۔ حضرت خاتم الاکابر فرماتے ان کو عیش و آرام سے کیا کام؟ یہ کچھ اور ہیں اور انہیں کچھ اور ہونا ہے۔ جوہر قابل نے وہ اثر قبول کیا کہ بالکل پیرو مرشد جد امجد حضرت خاتم الاکابر قدس سرہٗ کے رنگ میں رنگ گئے۔ ذات والا کی جامعیت باطن و ظاہر کا نقشہ حضرت نظمی مدظلہٗ کے قلم نے خوب کھینچا ہے۔ آپ لکھتے ہیں :-

حضرت جلیل البرکت نور العارفین، سلالۃ الواصلین جدنا الامجد حضور پرنور مولانا مولوی سید شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا خاندان برکاتیہ مارہرویہ کے لئے رب تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت تھے۔ استغناء میں حضور صاحب البرکات سیدنا شاہ برکت اللہ قدس سرہٗ کا رنگ، تربیت وسلوک میں استاد المحققین سیدنا شاہ آل محمد قدس سرہٗ کی شان، معلومات و وسعت نظر میں حضرت اسد العارفین سیدنا شاہ حمزہ قدس سرہ کا پرتو، ایثار و عطا اور حاجت روائی مخلوق میں حضرت برکات ثانی سیدنا شاہ حقانی قدس سرہٗ کا انداز، تصرف و حکومت میں حضور شمس العارفین سیدنا شاہ ابوالفضل آل احمد اچھے میاں صاحب قدس سرہٗ کی یادگار، مہمان نوازی اور سخاوت میں حضور سیدنا شاہ آل برکات ستھرے میاں صاحب قدس سرہٗ کا نمونہ، ستر حال واخفاء کمال واتباع سنت واجتناب بدعت میں حضور خاتم الاکابر سیدنا شاہ آل رسول قدس سرہٗ کے خلف الصدق

غرض ذات والا عجب مجموعہ کمالات تھی۔ [1]

آپ نے کثیر شخصیات سے اکتساب فیض کیا۔ یہ بذات خود آپ کے تواضع کی دلیل ہے۔ مزید برآں یہ کہ آپ نے کسی سے کچھ بھی علمی باتیں دریافت کیں تو انہیں اپنے اساتذہ کی صف میں شمار کرتے اور ایک استاذ کی طرح سے ان کے ساتھ اکرامات کا سلسلہ رکھتے۔

ظاہری علوم میں ان حضرات سے استفادہ رہا:-

(۱) حضرت میاں جی رحمت اللہ صاحب (۲) حضرت جمال روشن صاحب (۳) حضرت عبداللہ صاحب (۴) حضرت شیر باز خان مارہروی (۵) حضرت اشرف علی مارہروی (۶) حضرت امانت علی مارہروی (۷) حضرت امام بخش مارہروی (۸) حضرت سید اولاد علی مارہروی (۹) حضرت احمد علی خاں جلیسری (۱۰) حضرت مولانا محمد سعید عثمانی بدایونی متوفی ۱۲۷۷ھ (۱۱) حضرت الٰہی خیر مارہروی (۱۲) حضرت حافظ عبدالکریم پنجابی (۱۳) حضرت حافظ قاری محمد فیاض رامپوری (۱۴) حضرت مولانا فضل اللہ جالیسری متوفی ۱۲۸۳ھ (۱۵) حضرت مولانا نور احمد عثمانی بدایونی متوفی ۱۳۰۱ھ (۱۶) حضرت مولانا مفتی حسن خاں عثمانی بریلوی (۱۷) حضرت حکیم محمد سعید بن حکیم امداد حسین مارہروی (۱۸) حضرت مولانا ہدایت علی بریلوی (۱۹) حضرت مولانا محمد تراب علی امروہوی (۲۰) حضرت مولانا محمد حسین شاہ ولایتی (۲۱) حضرت مولانا محمد حسین بخاری (۲۲) حضرت مولانا محمد عبدالقادر عثمانی بدایونی متوفی ۱۳۱۹ھ قدست اسرارہم [2]

باطنی علوم کی راہ میں آپ کے مربی اعظم حضور خاتم الاکابر سیدنا سید شاہ آل رسول احمدی قدس سرہٗ تھے۔ آپ کی ذات والا کے علاوہ اور جن گرامی حضرات سے اذکار و اوراد سلوک کی نسبتیں حاصل رہیں۔ وہ یہ ہیں:-

(۱) حضرت سید غلام محی الدین (۲) حضرت مفتی سید عین الحسن بلگرامی (۳) حضرت شاہ شمس الحق عرف تنکا شاہ (۴) حضرت مولانا احمد حسن مرادآبادی (۵) حضرت حافظ شاہ علی حسین مرادآبادی۔ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم [3]

آپ کو روحانی فیوض اور اویسی اکتسابات بہت عظیم عظیم بارگاہوں سے حاصل تھے آپ کو حضور پرنور نبی اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زیارت مقدسہ حاصل رہی۔ مصافحہ و معانقہ، بیعت

۱۔ مقدمۂ سراج العوارف فی الوصایا و المعارف ص ۷

۲۔ تذکرۂ مشائخ قادریہ رضویہ ص ۳۷۹

۳۔ تذکرۂ مشائخ قادریہ رضویہ ص ۳۸

اور اخذ فیض کی گرانمایہ دولتیں اس درجہ قرب کے ساتھ حاصل فرمائی کہ آغوش رحمت عالم میں جا بیٹھنے کا بھی شرف حاصل رہا۔ حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس کے علاوہ ان اعاظم کرام سے بھی انوار باطنی حاصل ہوئے۔

حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام، حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام، حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام، سیدنا حضرت امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم، سیدنا حضرت سید الشہداء امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سیدنا غوث الثقلین محبوب سبحانی حضرت غوث اعظم الشیخ ابومحمد سید محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سیدنا سلطان الہند خواجہ خواجگاں حضرت خواجہ معین الدین چشتی سنجری اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سیدنا حضرت ذوالنون مصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سیدنا حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اپنے خاندان کے تمام اکابرین حضرت سیدنا میر عبدالواحد بلگرامی قدس سرہٗ سے لے کر حضرت سیدنا خاتم الاکابر قدس سرہٗ کی زیارتوں سے بہرہ ور ہوئے اور اکتساب فیض کیا۔

جس ذات کریم نے ایسی ایسی عظیم بارگاہوں سے فیض حاصل کیا ہو اس کی عظمت جامعیت اور عبقریت کا کیا پوچھنا۔ یہ تو جہات عالیہ خود ہی کہتی ہیں کہ ذات والا اوروں میں انتخاب تھی۔ کوئی یونہی نہیں مرکز فیض بنتا ہے۔ عبقریت اور مرجعیت دونوں ساتھ ساتھ رہا کرتی ہیں سو یہ دونوں آپ کے اوصاف سے بھی بغل گیر تھیں۔ اپنی بے پناہ مصروفیات کے باوجود سرکار نور کی ذات کریمہ اپنے اوقات میں عجیب برکات رکھتی تھی۔ آپ کی علمی مصروفیات کی روداد حضرت نظمی دامت برکاتہم القدسیہ کے قلم سے اچھی لگتی ہے کہ آپ ہی حضرت نوری کی گدی کے وارث وجانشین ہیں: آپ لکھتے ہیں:-

دربار نوری کی وہ شان کہ فوائد جلیلہ دینیہ بیان ہورہے ہیں اور ہر مسئلہ شرعی کو اس اسلوب اور وضاحت سے ارشاد فرمایا جارہا ہے کہ ہر عامی کے ذہن نشین ہورہا ہے۔ بعض مسائل کی تحقیق میں سوالات روانہ فرمارہے ہیں کبھی خود بھی سفر فرمارہے ہیں، کتب تصوف وسلوک وعقائد کے مطالعے میں ہیں اور کبھی ان میں سے مختلف فوائد انتخاب فرمارہے ہیں۔

یہ تو آپ کی علمی مصروفیات تھیں دوسری طرف اوراد واذکار بھی اس قدر تھے کہ حیرت ہوتی ہے۔ بقول حضرت نظمی مدظلہ:-

ورد روزانہ اس قدر تھا کہ اچھا تیز پڑھنے والا اس کو پورے دن پوری رات میں پورا

کرسکتا تھا۔ یہ سب سرکارنور بہت تھوڑے وقت میں پڑھ لیتے۔ اللہ اکبر! حضور کے وقت میں کیسی وسعت وبرکت تھی کہ نماز وظائف، اوراد واشغال کے سوا خدام وسائلین کی پرسش حالات، خطوط کے جواب، مریضوں کی عیادت، نقوش وتعویذات کی تحریر، قیلولہ وآرام، تصنیف وملاحظہ کتب، اہل حقوق کی پاسداری، حضور خاتم الاکابر کے دربار میں حاضری۔ معاملات کا پیش کرنا اور ہدایات لینا وغیرہ اوقات روزانہ طے ہوتے تھے۔

ان کثیر در کثیر ہمہ جہت مصروفیات کے باوجود اچھی خاصی تصانیف آپ سے یادگار ہیں جبکہ آپ کو تصنیف وتالیف سے شغف نہ تھا۔ آپ نے چند رسائل تکسیر وعقائد، آداب مریدین، اوراد واذکار، اشغال واعمال اور فقہ میں تصنیف فرمائے۔ شعر بھی کہتے تھے اور خوب کہتے تھے۔ تخلص اول سعید فرماتے تھے، بعد میں نوری کرلیا تھا۔ ایک مختصر دیوان بھی چھوڑا۔

محترمی ومخدومی حضرت سید آل رسول حسنین میاں نظمی برکاتی دامت برکاتہم القدسیہ حضرت نوری قدس سرہٗ کی تصانیف کا ایک اجمالی موضوعاتی خاکہ ان الفاظ میں پیش کرتے ہیں:-

تصنیف اور اس کی شہرت سے سرکارنوری میاں قدس سرہٗ کو خاص دلچسپی نہ تھی۔

بعض تحریرات بطور رسالہ بھی خدام کے التماس پر مرتب ہوئے۔

۱......**العسل المصفیٰ فی عقائد ارباب سنة المصطفیٰ** (علیہ التحیة و الثنا):-

آسان اردو زبان میں عقائد اہل سنت کے بیان میں نہایت مختصر اور مفید، بچوں کی تعلیم کے لئے مناسب بلکہ ضروری رسالہ ہے۔ (یہ متعدد بار شائع ہوا۔ ۱۲ رضوی)

۲......سوال و جواب:-

یہ بھی اردو زبان میں مختصر مسئلہ تفضیل کا فیصلہ ہے۔ آج تک حضرات تفضیلیہ سے اس کا جواب نہ بن پڑا۔

۳......اشتہار نوری:-

یہ ایک مفید مختصر تحریر ہے۔ جس وقت بعض علمائے اہل سنت مکائد اہل ندوہ سے دھوکا کھا کر شامل ندوہ ہوگئے ان کی تنبیہ اور اکثر فوائد جلیلہ پر مشتمل ہے۔

۴......تحقیق التراویح:-

یہ دفع فتنہ بعض غیر مقلدین میں بیس رکعت تراویح کے اثبات میں تحریر فرمایا۔

۵......دلیل الیقین من کلمات العارفین:-

تفضیل کلی حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اثبات، حضرات تفضیلیہ کے شبہات کا ازالہ نہایت ضروری وضاحت سے فرمایا۔ لاجواب تھا لہٰذا لاجواب ہے۔

٦......عقیدۂ اھل سنت نسبت محاربین جمل و صفین و نہروان :-

یہ رسالہ بزبان اردو ہے اور حسب الحکم حضور خاتم الاکابر تحریر فرمایا۔

٧......لطائف طریقت کشف القلوب :-

یہ رسالہ بیان کسب ابتدائی سلوک میں بزبان اردو ہے۔

٨......النور و البھاء فی اسانید الحدیث و سلاسل الاولیاء :-

اس رسالے میں سلاسل واسناد احادیث صحاح و مسلسل بالاولیۃ وحصن حصین ودلائل الخیرات، اسماء اربعینہ، مصافحات اربعہ، مشابکہ، مسلسل بالاضافۃ واسناد حرز یمانی وقرآن کریم وتسبیح وسلسلۂ عالیہ قادریہ قدیمہ وایہ، وکالپویہ جدیدہ ورزاقیہ ومنوریہ وچشتیہ وسہروردیہ ونقشبندیہ ومداریہ وعلیہ جو چند طریقوں سے پہنچے ہیں درج ہیں۔ بزبان عربی نہایت مفید رسالہ ہے۔

٩......سراج العوارف فی الوصایا و المعارف :-

یہ وہ پرنور تصنیف ہے کہ جو فوائد اس میں مندرج ہیں ان کا مجموعہ کسی ایک جگہ نہیں ملے گا۔ خانوادۂ برکاتیہ کے جملہ مریدین ومتوسلین کو اس کا دیکھنا، پڑھنا، پاس رکھنا نہایت فائدہ مند ہے۔

١٠......الجفر :-

ایک مختصر رسالہ بزبان اردو ہے جس میں جفر کا ایک خاص قاعدہ مفصلاً مذکور ہے۔

١١......النجوم :-

ایک نہایت مختصر رسالہ نجوم ہے۔ وہ چیزیں جن کا جاننا ایک عامل اور جفّار کو ضروری ہے اس میں درج ہیں۔

١٢ تخییل نوری

مجموعۂ اشعار فارسی وعربی واردو جو گاہ گاہ اتفاقیہ نظم فرمائے گئے۔ تخلص سرکار نور پہلے سعیؔد تھا پھر نوریؔ فرماتے تھے۔

ان کے علاوہ سرکار نور نے صلوٰۃ غوثیہ، صلوٰۃ معینیہ، مجموعۂ صلوٰۃ نقشبندیہ، صلوٰۃ صابریہ، صلوٰۃ ابی العلائیہ، صلوٰۃ مداریہ، صلوٰۃ الاقرباء، صلوٰۃ المرضیہ لفقراء المارہرویہ وغیرہ شجرے مرتب فرمائے۔ آخری تصنیف حضور کی اسرار اکابر برکاتیہ ہے جو صدہا نکات واسرار پر مشتمل ہے۔ مجموعہ ہائے

اعمال واشغال کا تو کوئی شمار ہی نہیں۔ [1]

تذکرۂ نوری کے حوالے سے حضرت کی تصنیف صلوٰۃ غوثیہ سے لے کر اخیر تک کی باقی کتابوں کے بارے میں تذکرۂ مشائخ قادریہ رضویہ میں یہ تفصیل درج ہے۔

۱۳...... **صلوٰۃ غوثیہ :**- اس میں شجرۂ عالیہ قادریہ مع اسمائے حسنٰی درج ہے۔

۱۴...... **صلوٰۃ معینیہ :**- شجرۂ چشتیہ اس میں بطور اوراد درج ہے۔

۱۵...... **مجموعہ :**- اس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، سیدنا حضرت علی و حضرات حسنین کریمین اور سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے ننانوے اسماء عالیہ کا ذکر ہے۔

۱۶...... **صلوٰۃ نقشبندیہ :**- اس میں بھی حضرت خواجہ نقشبند کے ننانوے صیغے اور اسماء مذکور ہیں۔

۱۷...... **صلوٰۃ صابریہ (۱۸) صلوٰۃ ابی العلائیہ، (۱۹) صلوٰۃ مداریہ :**-

اس میں اکثر اسماء ننانوے صیغے کے ساتھ درج ہیں۔

۲۰...... **صلوٰۃ المرضیہ لفقراء المارہرویہ :**-

اس میں اکثر خاندانی خلفاء کے اسماء گرامی درج ہیں۔

۲۱...... **صلوٰۃ الاقرباء :**- اس میں بیشتر خاندانی بزرگوں کے اسماء گرامی مذکور ہیں۔

۲۲...... **اسرار اکابر برکاتیہ :**- یہ آخری تصنیف ہے جس میں خاندانی اسرار و نکات مذکور ہیں۔

۲۳...... **مجموعہ ہائے اعمال و اشغال :**-

اس کا شمار نہیں۔ قریب چند مجموعہ ہر سال خود تحریر فرماتے جو چند حضرات کے پاس ہیں۔ [2]

فقیر نے آپ کی تصانیف سے صرف دو تصنیف دیکھی اور وہ ہیں "سراج العوارف فی الوصایا والمعارف" اور "العسل المصفّٰی فی عقائد ارباب سنۃ المصطفٰی"۔ ان کے بالاستیعاب مطالعہ کے بعد اس کی اہمیت کا احساس ہوا۔ سراج العوارف میں جس قدر جامع فوائد ونکات موجود ہیں اختصار کے ساتھ اس قدر کثیر فوائد و نکات میرے محدود مطالعہ مین تصوف کی کسی کتاب کے اندر نہ ملے۔ انسان کی اسلامی زندگی کے لئے جو باتیں ضروری ہیں سرکار نور نے عجب حسن اختصار اور سلاست کے ساتھ جمع کر دیئے ہیں۔ سبع سنابل شریف کے انداز میں اس میں سات لمعے (روشنیاں)

۱۔ مقدمۂ سراج العوارف ص ۱۳ تا ۱۵

۲۔ تذکرۂ مشائخ قادریہ رضویہ ص ۳۸۶۔۳۸۷

ہیں۔ اور ہر لمعہ کے اندر ''نور'' کے عنوان سے کثیر فوائد درج ہیں جس کی مختصر تفصیل یہ ہے۔

۱ پہلا لمعہ : وصیتوں کے باب میں ہے جس میں گیارہ وصیتیں ذکر ہیں۔

۲ دوسرا لمعہ : اہل سنت کے عقیدوں کے بیان میں ہے جس میں اٹھائیس ۲۸ نور ہیں۔

۳ تیسرا لمعہ : تصوف کے سلسلے میں ہے جس میں سرسٹھ ۶۷ نور ہیں۔

۴ چوتھا لمعہ : سلوک کے بیان میں ہے جس میں باون ۵۲ نور ہیں۔

۵ پانچواں لمعہ : مسائل فقہیہ کے ذکر میں ہے جس میں انچاس ۴۹ نور ہیں۔

۶ چھٹا لمعہ : اخلاق اور نصائح کے بیان میں ہے جس میں تیئیس ۲۳ نور ہیں۔

۷ ساتواں لمعہ : بعض متفرق فوائد کے بیان میں جس میں سات نور ہیں۔

اصل کتاب فارسی زبان میں ہے جس پر سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری برکاتی قدس سرہٗ کی عربی اور فارسی دونوں زبانوں میں منظوم تقریظ ہے۔

عربی تقریظ کے چند اشعار یہ ہیں:-

انا سیدی یا ابن عز غطارف — و یا احمد النور نور الاعارف

کلامك نور بهاء السلاسل — وشهد مصفّٰی عن الزیغ صارف

و تحقیق ترویح کشف القلوب — دلیل الیقین سراج العوارف

و لا غرو ان جاء منك سراج — فانك نوری نادی المعارف

ارانا سراجك باللیل شمسا — و شمس بلیل عجیب و طارف

فهل مثله فی تلید و طارف — و این فاین تراه الطوارف [۱]

استاذ حازم محمد احمد عبدالرحیم المحفوظ مرتب بساتین الغفران جو جامعہ ازہر کے فاضل استاذ ہیں انہوں نے ڈاکٹر حامد علی خاں کے مقالہ کے حوالے سے فقط یہی چھ اشعار ذکر کئے ہیں۔ حاشیہ میں لکھتے ہیں کہ سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ گیارہ عربی اشعار تقریظ میں کہے تھے جو سراج العوارف کے اس نسخہ میں مطبوع ہیں جو بدایوں پریس سے شائع ہوا تھا۔ لیکن انہیں تلاش و جستجو کے باوجود یہ نسخہ دستیاب نہ ہوسکا۔

سراج العوارف کے دو اردو ترجمے ہوئے۔ پہلا ترجمہ حضرت مولانا مفتی خلیل احمد خاں صاحب برکاتی مارہروی علیہ الرحمۃ نے کیا اور دوسرا حضرت مخدوم گرامی جانشین حضرت احسن العلماء

۱۔ بساتین الغفران عربی دیوان اعلیٰ حضرت ص ۱۹۵

قدس سرہ ڈاکٹر سید محمد امین میاں صاحب مدظلہ العالی نے۔ جس کی زبان پہلے ترجمہ سے زیادہ سلیس اور رواں ہے۔ ہندوستان میں آج کل عام طور سے پہلا ہی ترجمہ دستیاب ہے جسے مکتبہ جام نور دہلی نے ''شریعت وطریقت'' کے نام سے شائع کیا ہے۔ حضرت امین ملت کا ترجمہ عرصہ ہوا مکتبہ استقامت کانپور سے شائع ہوا تھا۔ پاکستان میں اس کے متعدد ایڈیشن نکلے۔ فقیر کے پاس برکاتی پبلشرز کھارادر کراچی کا شائع کردہ ایڈیشن موجود ہیں۔ المجمع المصباحی مبارک پور نے حال میں ایک خوبصورت جدید ایڈیشن شائع کیا ہے۔

سراج العوارف شریف میں سرکار نور قدس سرہ نے بہت مفید فوائد ونکات کی نشاندہی فرمائی ہے جو ایک مومنانہ زندگی کے لئے راہنما اصول کہے جاسکتے ہیں اور بہت سے کارآمد نصائح کریمہ بھی اس میں مذکور ہیں۔ تفصیلی معلومات کے لئے تو اصل کتاب کا مطالعہ ہی کفایت کرے گا یہاں صرف چند نصائح طیبہ افادیت کے واسطے تحریر کئے جاتے ہیں۔ سرکار نور فرماتے ہیں۔

(۱) اپنا راز کسی سے نہ کہو (۲) عالم کے فعل کو نہ دیکھو بلکہ اس کے قول پر نظر کرو اس لئے کہ فعل صرف اپنے لئے ہوتا ہے۔ ممکن ہے کہ خلاف سنت بھی ہو اور قول دوسروں کے لئے ہوتا ہے۔ علمائے کرام کی دیانت داری سے اس کی توقع نہیں کہ ان کا قول خلاف سنت ہو (۳) بروں اور نافرمانوں کو نصیحت کرو کہ شاید وہ توبہ کرلیں اور کسی سے ان کا عیب بیان نہ کرو کہ کہیں وہ ڈھیٹ نہ ہو جائیں (۴) اپنے سے کمزوروں پر رحم کرو تاکہ اپنے سے طاقتوروں کی طرف سے تم پر رحم ہو (۵) کسی کو گالی نہ دو کہ وہ بھی تمہیں گالی دے۔ گالی گلوج سے دنیا میں بربادی اور آخرت میں گناہ ہے (۶) جس نے پائجامہ کھڑے ہو کر پہنا اور عمامہ بیٹھ کر باندھا اس کو اللہ تعالیٰ ایسی مصیبت میں مبتلا فرمائے گا جو پھر ٹل نہیں سکتی (۷) ادب سے رہو بے ادبی سے بچو۔ اولیاء، اصفیاء، اتقیاء، علماء، فضلاء اور فقراء کے ادب و تعظیم میں کوشاں رہو (۸) کسی سے منافقانہ میل جول نہ رکھو۔ منافقانہ دوستی سے کھلی دشمنی بہتر ہے (۹) بزرگوں کی نصیحت سے غمگین نہ ہو اور چھوٹوں کو ادب سکھانے میں غفلت نہ برتو (۱۰) کسی کی برائی کا چھپانا ثواب کا کام ہے اور خدا کے خاص بندوں کی عادت ہے۔[۱]

العسل المصفی فی عقائد ارباب سنۃ المصطفیٰ (۱۲۹۸ھ)

اٹھائیس صفحات کا یہ رسالہ مبارکہ اہل سنت کے جملہ عقائد کو اختصار اور جامعیت کے ساتھ سمیٹے ہوئے ہے۔ سرکار نور قدس سرہ نے بڑی ہی سلیس اور آسان زبان میں اللہ تعالیٰ کی توحید و

۱۔ سراج العوارف ص ۱۸۲ تا ۱۸۶ ملخصاً

تنزیہہ، اللہ تعالیٰ کی صفتیں، تقدیر الٰہی کا مسئلہ، اللہ تعالیٰ کی کتابیں، اللہ تعالیٰ کے فرشتے، اللہ تعالیٰ کے پیغمبر علیہم السلام، ہمارے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضور کے آل واصحاب، صحابہ کی شکر رنجیاں، تفضیل کی تفصیل، ایمان وکفر وشرک وبدعت کی بحث، قیامت وآخرت کا ذکر، متفرق مسئلے جیسے ذیلی عناوین پر اتنے مختصر اوراق میں گفتگو فرمائی ہے جو اس کی جامعیت کی جامع شہادت ہے۔ زبان ایسی رواں ہے کہ سو سال سے زائد کا عرصہ گذرنے کے بعد بھی یہ احساس نہیں ہوتا کہ اس کے مفاہیم کو لسانی قدامت متاثر کر رہی ہے۔

یہ رسالہ حضرت تاج العلماء کے زیر اہتمام دارالاشاعت برکاتی مارہرہ مطہرہ سے بھی شائع ہوا۔ پھر اس کے کثیر تعداد میں متعدد ایڈیشن مختلف جگہوں سے شائع ہوئے۔ میرے سامنے ماسٹر عتیق احمد برکاتی کے زیر اہتمام کانپور سے شائع شدہ ایڈیشن ہے۔

حضرت سرکار نور قدس سرہٗ آغاز رسالہ میں سبب تالیف بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

اما بعد! خدا کی طرف شکوی کہ زمانہ وہ آیا کہ علم مدبر ہے اور جہل ظاہر سنن ضائع اور فتن شائع، سداد مخذول وفساد مقبول، اہل بدعت نے عوام میں طرح طرح جال پھیلایا ہے اور اس فرقۂ ناجیہ اہل سنت وجماعت نے حفظ عقائد سے یکدست ہاتھ اٹھایا ہے۔ بدمذہب اپنے اطفال کو زبان کھلتے ہی مشرب باطل کی تعلیم شروع کرتے ہیں اور اہل حق این وآں میں وقت گنوا کر تعلیم عقائد حصول علم پر موقوف رکھتے ہیں۔

پھر وہ کتنے ہیں جنہیں علم حاصل ہوتا ہے اور ہوا بھی تو بہت ذی علم حکمت وفلسفہ کی آفت میں تحقیقات دینیہ کو جھگڑا تصور کرتے اور اس سے دامن برچیدہ رہتے ہیں اور جو علم سے محروم رہے ان کا تو کہنا ہی کیا۔ لوح سادہ ہیں جو چاہے نقش جمائے۔ جیسی صحبت پائی ویسے ہی ہوگئے۔ تحقیق کا شوق نہیں کہ اپنے علماء سے دریافت کریں۔

فقیر ملتجی الی المولی الغنی سید ابوالحسین احمد النوری ملقب بہ میاں صاحب قادری برکاتی مارہروی اصلح اللہ له الشاهد والغائب و زهده فی الدنيا ورغبه فی الرغائب آمین۔ بہ نظر خیر خواہی برادران دین چند سطر عقائد اہل سنت وجماعت میں بسلاست زبان ووضاحت بیان وشرح مسائل وطرح دلائل منصۂ تحریر پر جلوہ نما اور رسالہ کو بنام تاریخی العسل المصفّٰی فی عقائد ارباب سنۃ المصطفی مسمی کرتا ہے۔[1]

۱۔ العسل المصفی ص ۳۔۴

۱۲۹۸ھ میں میرٹھ سے اس کا جو ایڈیشن شائع ہوا تھا اس میں سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی منظوم عربی تقریظ بھی شامل تھی جسے بساتین الغفران میں نقل کیا گیا ہے۔

فقیر افادیت کے لئے اسے یہاں نقل کرتا ہے۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ فرماتے ہیں۔

یا صاحبی قفا لما یعنینا — واد شممنا منه نفحة سینا
آنست من مارهرة ناراً علیٰ — طور اشنا طورا به یهدینا
فعزمت ممشای هذا اننی — مالم انلها لن اذوق هدؤنا
امضی علی سنتی ولا اصغی الی — قول من الاغوال والمردینا
سیرا معی اولا فلست براجع — انی لفی شان اراه یقینا
طوبیٰ لابناء السبیل اذا اهتدوا — و مشوا لهذا النور منقادینا
اکرم بنارضوء ها یجلو الدجیٰ — من احمد النوری جاء مبینا
نور الهدیٰ بحر التقیٰ بدرالنقیٰ — اضحیٰ له حفظ الالٰه معینا
من ال من رضی البلا فی کربلا — من اهل خلق الحسین حسینا
یا قوم هذا الحق هذا المنتقیٰ — هذا النجاة ان اتخذ تم دینا
عسل مصفّی بالیقین فلم یذر — بذواقه ظنا و لاتخمینا
تعسا لمن اهویٰ الیٰ مهویٰ الهویٰ — ورایٰ بدین السنة المفتونا
لم یات مشیٰ للصواب بدیلا — ماکان حق بالجدال قمینا
فعلیك یا هذا بجمع او قدوا — مصباح دین اللّٰه فی نادینا
لك اسوة فیهم فلذ بجناحهم — لاتتبع من غیرهم مجنونا

قال الرضا ارخ رسالة سیدی
هذا هو الحق الصریح مبینا [۱]

ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب مدظلہ نے بھی ان اشعار کو اپنی تصنیف ”حیات مولانا احمد رضا خاں بریلوی“ میں ذکر کیا ہے۔ دیکھئے ص ۷۳ تا ۷۵ مطبوعہ سیالکوٹ اسلامی کتب خانہ۔

حضرت نوری میاں قدس سرہٗ کا شعری دیوان ”تخیل نوری“ شائع ہو چکا ہے لیکن فقیر کی نگاہ سے نہیں گذرا۔ البتہ اسکے کچھ اشعار مولانا شبنم کمالی صاحب کے مضمون ”حضرت نوری میاں کی

۱۔ بساتین الغفران ص ۱۶۰۔۱۶۱

نعتیہ شاعری'' میں دیکھنے کو ملے۔ چند منتخب اشعار نذر قارئین ہیں تاکہ وہ اس سے حضرت کی فکری ندرت، تخیل کی بلندی، جذبے کی حدت، ذوق کی لطافت یعنی شاعرانہ عظمت کا بھی اندازہ کرسکیں۔

پھول مہکے، رنگ چمکے داغہائے عشق سے — بڑھ گئی جنت سے بھی کچھ اپنے مدفن کی بہار
جلوۂ حسن بتاں کیسا؟ کہاں کا رنگ گل — چڑھ گئی اب تو نظر پر ان کے جوشن کی بہار
کس ادا کس بات میں کم ہیں مرے داغ جگر — بلبلیں دیکھا کریں اے نورؔ گلشن کی بہار

دل عشاق میں اے جان مکیں کیوں نہ ہوئے — یہ بھی تو عرش ہے تم عرش نشیں کیوں نہ ہوئے
نام جب دیکھتے ہیں تیرا خطوں میں عاشق — رشک کرتے ہیں کہ قرطاس ہمیں کیوں نہ ہوئے
غم فرقت کی بلاؤں میں پھنسا ہے نوریؔ — حیف صد حیف کہ تم اس کے معیں کیوں نہ ہوئے

پھر کہا دل نے چلو کوہ و بیاباں کی طرف — ہاتھ پھر بڑھنے لگے جیب و گریباں کی طرف
تو ہی کر انصاف دونوں کو ملا کر عندلیب — جاؤں میں اس کی گلی میں یا گلستاں کی طرف
جس نگاہ لطف سے تم دیکھتے ہو سوئے غیر — دیکھ لو میرے بھی احوال پریشاں کی طرف
مل گئے جب خاک میں تو پوچھنے والا ہے کون — نورؔ آتا ہے کوئی گور غریباں کی طرف

یہ حضرت کے وہ اشعار ہیں جس میں تغزل کی شان اپنے پورے جمالیاتی رنگ کے ساتھ موجود ہے۔ ورنہ سرکار نور نے بڑے سادہ کلام بھی کہے ہیں جس میں سادگی کے ساتھ بانکپن بھی ہے۔ ذرا یہ اشعار دیکھئے۔

مرا محبوب، محبوب خدا ہے — مرا پیارا محمد مصطفےٰ ہے
وہی روح روان انبیاء ہے — وہی تاب و توان اولیاء ہے
ثنا اس کی بشر سے کب ادا ہو — کہ وہ محمود و محبوب خدا ہے
انہیں کی نعت لکھ نوریؔ ہمیشہ — انہیں سے ابتداء و انتہاء ہے[1]

☆☆☆

۱۔ ماہنامہ استقامت اگست ۱۹۸۹ء ص ۲۶ تا ۳۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منتخب اشعار

قصیدہ مبارکہ درمنقبت حضرت نورالعارفین الکرام سلالۃ الواصلین العظام سیدنا ومولانا سید شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں صاحب قبلہ تاجدار مسند مارہرہ مطہرہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسمّٰی باسم تاریخی

مشرقستان قدس

از اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ماہ سیما ہے احمد نوری ‏ مہر جلوہ ہے احمد نوری
نورِ والا ہے احمد نوری ‏ نور والا ہے احمد نوری
دور پہنچا ہے احمد نوری ‏ بہت اونچا ہے احمد نوری
نور سینہ ہے احمد نوری ‏ طور سینا ہے احمد نوری
وصف اجلیٰ ہے احمد نوری ‏ کشف اخفا ہے احمد نوری
جلب تقویٰ ہے احمد نوری ‏ سلب طغویٰ ہے احمد نوری
نجم سے ماہ مہ سے مہر ہوا ‏ گھڑیوں بڑھتا ہے احمد نوری
برکاتی جہاں جمی ہو برات ‏ اس میں دولھا ہے احمد نوری
شمس دیں کی شعاؤں کا تیرے ‏ سر پہ سہرا ہے احمد نوری
تار انظار مرحمت سے بنا ‏ تیرا جامہ ہے احمد نوری
رشد و ارشاد کا ترے سر پر ‏ آج طرہ ہے احمد نوری
نام بھی نور حسن تام بھی نور ‏ نور دونا ہے احمد نوری
نام پوچھو تو نور کی تنویر ‏ نور معنی ہے احمد نوری

انجمن ہو رہی مشرق نور جلوہ فرما ہے احمد نوری
بام و در کی ضیا سے روشن ہے نور بالا ہے احمد نوری
طالبان حریم حق کے لئے راست قبلہ ہے احمد نوری
اچھے پیارے کے دل کا ٹکڑا ہے اچھا اچھا ہے احمد نوری
گل بغداد کی مہک میں بسا بھینا بھینا ہے احمد نوری
ابر برکات کی ٹپک میں ڈھلا اجلا اجلا ہے احمد نوری
ہے مصفّٰی عسل لبوں سے رواں میٹھا میٹھا ہے احمد نوری
وہ عوارف کا نور بار سراج جگ اجالا ہے احمد نوری
اُس کے ارشاد ہیں دلیل یقیں شک مٹاتا ہے احمد نوری
گھر بے بہائے نور و بہا تیرا شجرہ ہے احمد نوری
سید الانبیاء رسول اللہ تیرا بابا ہے احمد نوری
مرجع الاولیاء علی ولی تیرا دادا ہے احمد نوری
وہ حسینی رچی ہوئی رنگت گل سے زیبا ہے احمد نوری
زینت زین عابدیں سے ترا حسن نکھرا ہے احمد نوری
عم اعظم ہیں حضرت باقر تو بھتیجا ہے احمد نوری
صادق رفض سوز کا پر تو تجھ پہ سچا ہے احمد نوری

عبدِ واحد کے بحرِ وحدت سے — در یکتا ہے احمد نوری
بوالفرح کے لئے فرح دیدے — غم نے گھیرا ہے احمد نوری
غوثِ کونین کی غلامی سے — جگت آقا ہے احمد نوری
عبدرزاق ہیں وسیلۂ رزق — تو سہارا ہے احمد نوری
برکاتی چمن کا بوٹا ہے — برکت زا ہے احمد نوری
باغِ آلِ محمدی ہے نہال — ستھرا پودا ہے احمد نوری
آلِ احمد ہیں مصطفٰے کے چاند — ماہ پیارا ہے احمد نوری
خسرو اولیاء ہیں آلِ رسول — شاہزادہ ہے احمد نوری
میرے آقا کا لاڈلا بیٹا — نازوں پالا ہے احمد نوری
شب بدعت سے کہئے ہو کافور — نور افزا ہے احمد نوری
رفض و تفضیل و ندوہ کا قاتل — سنت آرا ہے احمد نوری
جس کا میں خانہ زاد اس کا تو — پیارا بیٹا ہے احمد نوری
میرے آقا کا تجھ پہ اور تیرا — مجھ پہ سایہ ہے احمد نوری
نورِ احمد مجھے بھی چمکا دے — نام تیرا ہے احمد نوری
خاندانی کرم قدیمی جود — تیرا حصہ ہے احمد نوری
اتنا کہہ دے رضاؔ ہمارا ہے — پار بیڑا ہے احمد نوری

۷۸۶/۹۲

زیب سجادہ سجاد نوری نہاد
احمد نور طینت پہ لاکھوں سلام

صد سالہ عرس نوری علیہ الرحمہ

حضرت جلیل البرکت نور العارفین حضور پرنور سیدنا شاہ ابوالحسین احمد نوری قدس سرہ کا جشن صد سالہ انشاء اللہ تعالیٰ ۱۴۲۴ھ میں بڑے ہی تزک و احتشام کے ساتھ منایا جائے گا۔ آپ سب کو جشن صد سالہ نوری میاں علیہ الرحمہ مبارک ہو۔

ایسے بابرکت موقع پر

بارگاہ نوری میاں علیہ الرحمہ میں یوں

خراج عقیدت پیش کریں

● حضرت نوری میاں علیہ الرحمہ کی جملہ تصانیف کو منظر عام پر لائیں ● حضرت کے نام سے مدارس، لائبریری اور شعبۂ افتاء قائم کریں ● مساجد بنائیں ● حضرت کے ایصال ثواب کیلئے دارالافتا اور لائبریری میں کتابیں دیں ● نوری میڈیکل کیمپ قائم کریں اور حضرت کے نام پر غریب و نادار اور محتاج کا مفت علاج کریں ● مدارس اور اسکولوں، یونیورسٹیوں کے طلبہ کو نوری اسکالرشپ دیں ● حضرت کے نام سے اپنے بچوں کے نام رکھیں ● اپنے محلوں اور دکانوں کو حضرت کے نام سے منسوب کریں۔